یا نہیں۔ جیسا کہ سلف صالح نے ترقی کی یہ میں ترقی کرتا اور اپنے اسلاف کا صحیح معنوں میں خلف الرشید ہوتا ہے۔ یہ حقیقت کم وبیش میرے نزدیک آفتاب جیسی روشن ہے کہ قرآن کریم میں ایسی تعلیم موجود ہے جو ہر بچہ ہر بوڑھے ہر جوان ہر لڑکی ہر عورت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ تمدن و معاشرت کا بہترین اساس سیاست مدن روحانیت اتم کا بکلی لحاظ ہے۔ بہ دست بستہ اسی پر زور دوں گا کہ یارو قرآن سے متنفر نہ ہو جاؤ۔ بلکہ اندر داخل ہو کر مشاہدہ کرو کہ آج کل کی مسموم ہواؤں اور وباؤں کا علاج بتایا گیا ہے یا نہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم کے وصال کے وقت حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا حسبنا کتاب اللہ ہمارے لئے خدا کی کتاب بس ہے۔ قرآن خود فرماتا ہے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بطور وعید بہت فکر کا فرما گئے کہ افسوس کہ میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ اس سے ہمیں محفوظ رکھے۔ آمین

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَکْفَرَہٗ

قرآن کا مقام اول علم باریتعالیٰ ہے، پھر لوح محفوظ پھر قلب مطہر جناب خاتم الانبیا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ہا۔

قرآن کی عظمت کا اس سے اندازہ لگانا چاہیئے کہ یہ جس کا کلام ہے وہ خود کیسا ہے ؟ ؟ ؟

انسان جس طرح خلاصہ کائنات ہے اسی طرح قرآن انسان کے پیدا ہونے کی غرض و غایت کا ملخص ہے اور بغیر اس کے انسان حیوان سے بھی بدتر ہے۔

پس اے ذرا انسان اپنی ہستی پر غور کرے اور قرآن سے اپنے انکار کو دیکھے اور اس کے انجام کو سوچے۔

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَکْفَرَہٗ